



اسلام

مولانا محمد شہاب الدین ندوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

مجلس نشر ریاست اسلام آباد

فلسفہ علم اور تجدید علم پر اپنی نوعیت کی اولین کتاب

اسلام میں علم کا مقام و مرتبہ

علم کی فضیلت، اس کے ضرور و آفات، اس کی تجدید و
اصلاح اور قرآنی علوم کی نشر و اشاعت کا بیان

مولانا محمد شہاب الدین ندوی

مجلس نشریات اسلام آباد
کتاب خانہ ادارہ غفران
کلی نمبر 17 چاہ سلطان راولپنڈی
فون نمبر 507530

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
	مقدمہ	۹
	پہلا باب	
	اسلام میں علم اور تعلیم کی فضیلت	۱۵
	اور اس کے مہول و آداب	
۱	اہل علم کا درجہ بہت بلند ہے	۱۵
۲	عشرت اہل علم کی ڈر سکتے ہیں	۱۵
۳	حالم اور چالانی دونوں برابر زمین پر سکتے	۱۶
۴	حالم اور معصم کا مرتبہ	۱۶
۵	دین کی نفس میں کچھ	۱۹
۶	علم و حکمت میں رنگت	۲۰
۷	اسلام میں ایسا طریقہ قائم کرنا	۲۲
۸	علم کے لئے نظم و ترتیب ضروری	۲۵
۹	ڈیوئی افریقہ کے لئے تعلیمی علم کی مذمت	۲۵
۱۰	مصول علم افضل ترین علم	۲۶
۱۱	طالب علم اور معلم کا مقام و مرتبہ	۲۹
۱۲	حالم کی فضیلت عابد پر	۳۳
۱۳	تعلیم و تدریس عبادت سے افضل	۳۶
۱۴	علاء انبیاء کے وارث	۳۶
۱۵	بہر علم کے نفی و عینا	۳۷
۱۶	علم کو چھپانا بدترین گناہ	۳۹
۱۷	اسلام کی اور کئی تعلیمات	۴۲
۱۸	طالب علم و مسلمان کے سطر ضروری	۴۳
۱۹	افضل ترین عبادت	۴۴

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۰	تقیب کی پہچان	۴۶
۲۱	طالب علم کا راز دارن اس کے ذمہ	۴۷
۲۲	علم میں پشت کی درستی ضروری	۴۸
۲۳	دین کی کچھ میں نفاذ و ست	۴۸
۲۴	یہ علم تقیب کی مثال	۴۹
۲۵	تعلیمی علم کی راہ میں عرق ہی باعیت قراب	۴۹
۲۶	دو لکھوں کے بھی سیر نہیں ہو سکتے	۵۰
۲۷	مصول علم باغی کا کفارہ	۵۰
۲۸	علم پر بارگاہ راہ ہے	۵۰
۲۹	اپنے بھائی کے لئے بہترین تحفہ	۵۱
۳۰	حکمت کی بات نہیں کی سنا پڑ گندہ	۵۱
۳۱	علم کے لئے دور دراز کا سفر	۵۲
۳۲	طالب علم کی حالت میں دوست کا مرتبہ	۵۲
۳۳	حالم فتنوں سے بچا رہتا ہے	۵۲
۳۴	پشت میں بھی علماء کی ضرورت پڑے گی	۵۳
۳۵	علاء کی مغفرت	۵۳
۳۶	انبیاء کے شاہقی	۵۴
۳۷	قرابت کے دن شفا مست کرنے والے	۵۴
۳۸	بائی دین والی تین چیمیزیں	۵۴
۳۹	وہ کھانا جو خورن نہ کیا جائے	۵۵
۴۰	سب سے بڑا عالم کون ہے !	۵۵
۴۱	بہترین گوشت کون چمکا !	۵۶
۴۲	علاء آسمان کے ستارہ	۵۶
۴۳	حالم کی صحت ایک بڑی تباہی	۵۷
۴۴	علاء کی اطاعت ضروری	۵۷
۴۵	مصول علم بڑی ضروری	۵۸

صفحہ	موضوع	نمبر شمار
۸۲	جہنم علی غدار کا انجام	۶۹
۸۳	غدار خائن کب بن جانتے ہیں !	۷۰
۸۵	تقصیر نظر سے پہلے مسلم کو دیکھو	۷۱
۸۷	جب کوئی قصیدہ کہنے والا ہوگا	۷۲
۸۸	علم کا حق اور کتنا ضروری	۷۳
۸۹	علم میں کیا نکتہ پائز نہیں	۷۴
۸۹	دین کے لئے تین آفتیں	۷۵
۹۰	صحیح عالم کی ناقص دہری	۷۶
۹۰	علم محض آرائشی کی فرض سے نہ ہو	۷۷
۹۱	مساجد کی تزیین اور دونوں کی تخریب	۷۸
۹۱	شکر آن ایک وادی میں اور لوگ دوسری وادی میں	۷۹
۹۱	ظلم و ایک دوسرے کے حامد ہوں گے	۸۰
۹۲	بھڑکتے اور بادل و اظہار کی کثرت	۸۱
۹۲	جب ظلم و عدل کو تجارت بنائیں گے	۸۲
۹۲	ہدایت یا ضلالت کا شہین کی پہچان	۸۳
۹۳	جب قرآن کی فوری اہمیت طلب کی جائے گی	۸۴
۹۵	جب معروف شکر اور شکر معروف بن جائے گا	۸۵
۹۵	گمراہ لوگوں کی نعمت سے استغاثہ ضروری	۸۶
۹۶	تین باتیں ہیں مطلوب نہ ہوں	۸۷
۹۶	علم فضلی کی تین قسمیں	۸۸
۹۷	تقاضیوں کی تین قسمیں	۸۹
۹۷	آئی خرم کہ جتنے سے محال دیتا ہے	۹۰
تیسرا باب		
اسلام میں اشاعت علم کا درجہ		
اور اس کی تجدید و اصلاح کی ضرورت		
۱۰۰	اشاعت علم کا مرتبہ	۹۱

صفحہ	موضوع	نمبر شمار
۵۸	علی نہ کہہ کہ جس پر نزول رحمت	۳۶
۵۹	فکر آئن پر مشق کا حق	۳۷
۶۰	ایک آیت کا علم حاصل کرنے کا مرتبہ	۳۸
۶۰	پانچ سو حدیثیں حاصل کرنے کا مرتبہ	۳۹
۶۰	مشتوں کو نہ کہہ کر کے کی فضیلت	۵۰
۶۱	دین کا اولین ضیاع ترکہ شمت پر	۵۱
۶۲	قرآن کی مشہدات کا جواب حدیث میں	۵۲
۶۲	فقہی دین میں استیساہ ضروری	۵۳
۶۶	دین کا تقیم علم کی استواری پر موقوفہ	۵۴
۶۶	علم اور عمل دونوں ضروری	۵۵
دوسرا باب		
علم کے فتنے اور علی آفات		
قریب قیامت کی بعض علامتیں		
۶۸	علم کا اٹھا لیا جانا	۵۶
۶۸	بدلتا تہذیب کا کرشمہ	۵۷
۶۹	حدیث نبوی کا الجھاز	۵۸
۷۰	دین و دنیاوی مسلم میں محکوم نہیں ہے	۵۹
۷۰	علم اٹھانے کے کیمیت	۶۰
۷۱	جب دوسرا دیاں ۱۴۴۰ ہوں گے سہرا کی بناؤں	۶۱
۷۲	علم کو قریب سے بھٹ کر اچھٹ لینا	۶۲
۷۳	گمراہ انصاف اور علمائے شر کا ظہور	۶۳
۷۴	مشتوں کا ظہور اور علم کا قیام	۶۴
۷۸	قرآن کی لغت تالیف کرنے والے	۶۵
۸۰	لغت قیاس سے کام لینے والے	۶۶
۸۱	علم کی پھلواڑیں برسانے والے	۶۷
۸۲	جہنم علی غدار کی مسئلہ	۶۸

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
۱۰۲	اشاعت علم کی ترقی	۹۲
۱۰۶	پرستش بکس	۹۳
۱۰۶	ایمانی رسوم کے لئے مخصوص علم	۹۴
۱۰۹	ان علم کی روشنائی ہماری ہوجائے گی	۹۵
۱۱۱	عورتوں کی تعلیم بھی ضروری	۹۶
۱۱۵	لوگوں کی کھلے کھلے تشنگی ضروری	۹۷
۱۱۴	چوتھا باب	
	شران حکیم کا مقام و مرتبہ	
	اور قرآن علم کی نشر و اشاعت	
۱۱۵	قرآن حکیم کی ہریت انجیر یا سمیت	۹۸
۱۱۹	قرآن تمام علوم و معارف کا جامع	۹۹
۱۲۱	قرآن کے اصلی علوم	۱۰۰
۱۲۳	نئے مسائل ہی قرآن سے برور ضروری	۱۰۱
۱۲۵	قرآن ہر دور کے لئے فیصلہ کن کام	۱۰۲
۱۲۹	قرآن کے عجائبات کسی قسم نہیں ہوں گے	۱۰۳
۱۲۹	قرآن کا حق یہ ہے کہ اسے سمجھا جائے	۱۰۴
۱۳۱	قرآن کی تفہیم اور بہت	۱۰۵
۱۳۶	قرآن کے اسرار و معارف کا علم	۱۰۶
۱۳۶	حکمت و شگاہات	۱۰۷
۱۳۷	قرآن کی تعلیم ایک افضل ترین عمل	۱۰۸
۱۴۵	قرآن شہنشاہ کے دروازے و احوال کا باعث	۱۰۹
۱۴۷	قرآن علم کی نشر و اشاعت	۱۱۰
۱۵۰	آخری باب	۱۱۱
۱۵۲	غیر بہت مراجع	

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمہ

اسلام میں علم کی بہت زیادہ نفیست آئی ہے۔ کیونکہ علم ہی وہ چیز ہے جو انسان کو ایمانی اور موزنی، نیکی و پیری اور غیر و شر میں تیز کرنا سکھاتی ہے اور اسے غلط راہوں کی طرف مٹکنے سے روکتی ہے۔ اور پھر علم کا صحیح و ہر وقت و درمیان غلط ہوجانے کا اور لوگوں کے ساتھ اعمال کا ارت ہو جائیگا ہے۔ کیونکہ خدا کی فری اور اس کے حکم کو جاننے اور اس کی منوعات سے لڑنے کا دامنہ ذریعہ علم ہے۔ لہذا اگر علم غلط ہوجائے تو پھر لوگوں کے اعمال میں غلط ہوجائیں گے۔

غرض خدا کی پہچان اور خدا کے احکام کو جاننے اور علم کرنے کا واحد ذریعہ علم ہے۔ اسی بنا پر اسلام میں علم کی بہت زیادہ نفیست و تاکید آئی ہے، اس کی تفصیل پر لوگوں کو ابھارا گیا ہے اور اس کی نشر و اشاعت کی ترقی بہت مختلف فیہ میں سے دی گئی ہے۔ تاکہ اس کی اہمیت و افادیت ابھی طبع لوگوں کے ذہن نشین ہوجائے۔ اور ہر کس و کس کے لئے حصول علم کی راہیں آسان ہوجائیں۔ بالفاظ دیگر علم کی تعلیم و تدریس کو اس کی نشر و اشاعت اس طرح ہو کہ اس کی اپنی ہر شخص کے لئے آسان ہوجائے اور کوئی شخص علم یا غیر و شر میں تیز نہ ہو کہ ضرور جائے۔ اس کے برعکس دنیا کے بہت سے مذاہب اور بہت سی قوموں نے علم کو طبعانی اور فطرتی و انسانی میں بند کر کے اس کی اشاعت پر سخت پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ چنانچہ قدیم ہندو سماج کے مطابق ہر شخص کو جس کی قانون تھا کہ اگر کسی شہر (پرجن) کے قانون میں وہ کسی کے الفاظ اس کے قصد و ارادہ کے بغیر بھی پڑ جائیگا تو اس کے قانون میں سزا عطا کر ڈالی جائے گی اور ایسی ہی مذہب میں انجیل کی شرح و تفسیر کا صرف باب کا حق قرار دیا گیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ دوسروں کا ہم باقی نہیں ہے اور وہ کسی بھی حال میں باپ کے سر نہ ٹکے آئیں۔ اس لئے کہنے اور اس کا دوسرا مقصد بعض ایسی تھا کہ کوئی بھی شخص باپ کی شرف و تفسیر کے افراد کی عزت نہ کر کے اس کی مخالفت و معاندت نہ کرے۔ لہذا اگر علم غلط ہو جائے تو پھر لوگوں کے اعمال میں غلط ہوجائیں گے اور

حکومت کی ایک ذمہ داری ہے۔ غرض ہرگز رکھے گا۔ ایک طرف تو اس علم کی تعلیم کو چھپانے اور حق و باطل کو غلط خطہ کے داخل و بیرون کرنے کی راہیں بہت زیادہ بند کر دی ہیں۔

غرض دنیا کی ہر قوم اور ہر ملت نے حق و باطل کو ٹکڑے ٹکڑے اور غلطی ٹکڑے اور گمراہ کرنے میں بہت بڑا رول ادا کیا ہے۔ اس کے برعکس اسلام میں وہ واحد مذہب ہے جس نے حصول علم اور اس کی ترویج و افلاحت کو مذہب کی افضل ترین حق قرار دیا ہے۔ ہر علم کو چھپانے اور لوگوں کو صحیح بات نہ دینے والوں کو کھنڈن سزا کا حق قرار دیتے ہوئے اس علم کا فیصلہ سنایا ہے: "جو شخص سوال کئے جانے پر کسی بات کو چھپانے تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آتشیں لگام پہلے گا؟

اس میں یہی بات تیرہ تھا کہ اہل اسلام نے علم کی اشاعت کی راہیں تاریخ ساز فعلیات انجام دینے کے لئے بے شمار عرصے، کتابت، کتب خانے اور پرنٹری مشین قائم کیں اور پوری دنیا میں علم کا جال بچھا دیا۔ چنانچہ موجودہ دور میں علم ایک کاد اوارہ کی حیثیت سے جو ترقی کر رہا ہے وہ سب اسلام ہی کی تعلیم و تلقین کا نتیجہ ہے۔ اور اہل مذاہب نے اس کا اگلا گھونٹ کر رکھ دیا تھا۔

علم و تحقیق دونوں کا محاذ و پاساں ہے۔ اس لئے اسلام میں علم کے حصول کی ترقیب و تفریحیں جس طرح انہی انداز میں کی گئی ہے وہ بلاشبہ اس کی ایک نمایاں ترین خصوصیت ہے، جس کی ادنیٰ سی جھلک بھی ایسے دیگر مذاہب میں نہیں ملتی۔ علم کی تعلیم و تدریس اور اس کی نشر و اشاعت کی ترقیب اسلام میں برسی اندک انداز میں دلائی گئی ہے اور ملتے موزوں انداز میں اس پر آمادہ دیا گیا ہے۔ کیونکہ اسلام دنیا کا آخری مذہب اور آئین مجدد آخری آسمانی کتاب ہے۔ لہذا ضروری تھا کہ اس کی تعلیم و تفریحیں کو کھولے اور آئینہ شریعت کی قیامت تک ایسی ہی حالت برپا رہی اور اس کا فیض ہر خاص و عام کے لئے جاری رہے۔ ورنہ یہودیت و عیسائیت کی طرح، جن میں غلط خطہ کو کراہی افادیت کو دوتا، لہذا دنیا کی اہمیت اور اس کا استحکام علم کے خالص اور آئینہ شریعت سے پاک ہونے پر موقوف ہے۔ اور اس کا بالبرہرہ ملانے حق کے گھونٹ پر ڈال دیا ہے کہ وہ ہر دور میں علم کے گھونٹے سکھوں کو ملک کے علم کی خالص کی ترویج و اشاعت کرتے رہیں اور عصر و عہد کے مناسبت ہر علم کی ترقی و ترقی و ترقی کے عالم فانی کی صحیح قیادت کریں۔

اسلام میں ہر طرح علم کی تعلیم اور اس کے آداب بیان کئے گئے ہیں اسی طرح علم کے نفع و اثر اس کی آفتوں کا بیان بھی پوری تفصیل سے موجود ہے، جو اس راہ میں کام کرنے والوں کے لئے نذرانیوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر علم کو پہنچنے یا غلط راہوں کی طرف مائل کاموں سے بچنے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھ کر نہ بھولے کہ اس علم کی ترقی و ترقی میں اس کا کوشش کریں۔ ان دونوں قسم کے بیانات (جو اس کتاب میں دو ابواب کی شکل میں موجود ہیں) سے اسلام میں علم کی حقیقت اور اس کے غلطے پوری طرح روشن ہو جاتی ہے کہ وہ دیگر فلسفوں اور نظاموں کے برعکس اہل علم کو پورے اعصاب اور بے غمی کے ساتھ اس راہ میں کام کرنے اور ہر قسم کے دنیوی مقاصد کو ترک کرنے پر زور دیتا ہے، بلکہ علم اور اہل علم کا معیار و مرتبہ ڈھکا ہوا ہے اور اس کے تقدس پر کفر و کفر کی آغوش دے آئے۔ جبکہ موجودہ دور میں علم کو تجارت اور دنیوی منفعت کا ایک ذریعہ کہہ لیا گیا ہے۔ اور اس مسئلے کے خالص دینی و فداکار معاصرین بے پشت ڈال ڈھکے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج علم کی وہ قدر و منزلت باقی نہیں رہی جو کسی دور میں اس کا خاتمہ سمجھی جاتی تھی۔ آج ہر چیز میں کوٹ اور آمیزش آگئی ہے۔ لہذا علم کے حقیقی حواریوں کا فریضہ ہے کہ وہ اس کوٹ اور آمیزش کو دور کر کے اسے ایک جیشہ صافی کی طرح روئے دہاں رکھیں۔

قرآن مجید کے نام دینی و شرعی اور دنیوی و تمدنی مسائل و معاملات میں ہرگز و محور کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ ہماری تمام پیش قدمیوں میں حیات کامل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ ایک جامع اور ابدی کتاب زندگی ہے جو ہر دور میں انسانوں کے ساتھ ساتھ چلتی ہے۔ کیونکہ اس کے اتارنے والے کا علم باطنی، حال اور مستقبل کے تمام احوال کا یکساں طور پر جاننے والے ہوئے ہے۔ اور اسی بنا پر اس میں ہر دور کے مسائل کا حل سمور دیا گیا ہے تاکہ وہ ہر دور کے انسان کے لئے رہنما بن سکے۔ مگر یہ ہماری انتہائی بے غمی ہے کہ ہم نے اس کتاب کو ابیت اور کتب خانہ کی صورت میں رہنمائی حاصل کرنا اور اس میں حیات میں اس کی طرف رجوع کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اسی بنا پر آج مسلمان حیران و پریشان ایک دور ہے۔ ہر گز نہ بھولنے منزل کی تلاش میں ہینک رہے ہیں۔ منزل تو بالکل سامنے ہے جس کا نقشہ و خاکہ اس کتاب کو ابیت میں درج کر دیا گیا ہے۔ مگر اس کتاب سے چونکہ ہم نے اپنا رخ نہ توڑا ہے لہذا آج وہ ہمارے لئے بالکل ایک ایسی ہی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔ جب تک یہ صورت حال نہیں

ایک جماعت ملتی ضروری ہے۔

بہر حال اگلے صفحات میں چند قرآنی آیات کے علاوہ مختلف احادیث و روایات کا ایک تفصیلی مجموعہ دیا جا رہا ہے۔ جس کے قسط سے ظاہر ہوگا کہ اسلام کی نظر پر علم کی صحیح قدر و منزلت کیا ہے اور عالمِ علم میں علماء اگر اس کی صفات سے متصف اور ان کی نمونہ سے اجتناب کرنا چاہتے۔

آخر میں قرآن مجید کے صحیح مقام و مرتبہ اور قرآنی علوم و سوارف کی ضرورت و افادیت پر بھی ایک باب موجود ہے جو اس سلسلے میں سب سے زیادہ اہم اور خصوصی ذریعہ کاشف ہے۔ کیونکہ قرآن مجید ہی مسلمانوں کے روحِ ذوال کلمات ہے۔ جو قوم اُسے اپنائے گی وہ نامِ عروج پر پہنچے گی اور جو اُسے پس پشت ڈال دے گی وہ ذلیل و خوار ہو جائے گی۔

خادمِ مزاران

محمد شہاب الدین ندوی

۲۲/زی قعدہ ۱۳۰۹ھ

۲۷/۹/۱۹۸۹ء

اسلام میں علم اور تعلیم کی فضیلت اور اُس کے اُصول و آداب

اہلِ علم کا درجہ بہت بلند ہے

قرآن اور حدیث کی کُرت علم اور اہلِ علم کا درجہ بہت بڑا ہے۔ چنانچہ کوئی بھی شخص دینِ اُدنیا کے کسی بھی دوسرے شعبے میں ترقی کر کے ایک عالم کے مقام و مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتا۔

يَرْفَعُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ : اللہ ہی

اُن لوگوں کے درجے بلند کرے گا جو تم میں ایمان والے اور علم والے ہیں۔ (مجادلہ : ۱۱)

حضرت ابن مسعودؓ سے اس آیت کی تفسیر میں مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اہلِ علم کی فضیلت بیان کی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن اہلِ ایمان پر اہلِ علم کا مرتبہ اور اُن کے درجات بلند کرتا ہے جو اہلِ علم نہیں ہیں، جب کہ وہ خدا کے حکموں پر عملیں۔

اس اعتبار سے اہلِ علم کا درجہ اہلِ ایمان سے بھی بڑا ہے۔ اور جیسا کہ اگلے صفحات میں مذکور حدیثوں میں تفصیل آئے گی عالم کا مرتبہ ایک عابد پر بالکل اسی طرح ہے جس طرح چاند کی فضیلت ستاروں پر ہے نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تین قسم کے لوگ شفاعت کرنے والے ہوں گے : انبیاء، علماء اور شہداء و صالحین

اللہ سے اہلِ علم ہی ڈر سکتے ہیں

اہلِ علم کا مرتبہ دیگر لوگوں سے اس بنا پر زیادہ بڑا ہے کیونکہ علم ہی وہ روشنی اور رہنما

شہداء اور تفسیر قرطبی : ۲۹۹/۱

شہہ جامع ترمذی : کتاب العلم : ۳۹/۵ • مطبوعہ بیروت۔

شہہ کنز العمال : ۸۶/۱۰ • مطبوعہ حیدرآباد۔

ہو جس کو کہانہ کی حقیقت اور اس کا فرض و حکایت سے آگاہ کرے جسے خدا کی بھی سوزن کمال
بھی واضح کرے کہ اس کی ہر بات پر ایمان لایا جائے کہ اس سے ڈرنے والے ہی لوگ ہو سکتے ہیں جو اس کی
بھی سوزن رکھتے والے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَدْعُ إِلَى الْفِتْنَةِ فَعَلِيَ مَوْلَايَ ۚ فَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّهُ كَانَ شَهِيدَ كُلِّ شَيْءٍ ۙ (۲۸)

اے ایمان والے! جو شخص کو دعوت دے کہ وہ ایمان سے ہٹ جائے اور اس کی فتنہ سے اسے دے دے اور اس کی
علم کا کوشش کرے وہ اپنے مولا کا دشمن ہے۔ اس کا لفظ سے تلفظ روا ہے جو کہتا ہے
کہ جو شخص فتنہ نہیں کرتا وہ عالم نہیں ہو سکتا۔ بلکہ عالم وہ ہے جو اللہ سے ڈرنے والا ہو سکے
اس اشارہ سے غیبت الہیہ میں خوب کہتے کہ وہی ام سے عزری کی دلیل ہے۔ جیسے کہ مسروق
فرماتے ہیں:

كُلُّ مَا تَرَى مِنْ عِلْمٍ فَإِنَّهُ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ وَكُلُّ مَا تَرَى مِنْ خَلْقٍ فَإِنَّهُ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ ۚ

مذہب میں ہر ماں سے عروا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی تمامیں میں فرمایا کرتے تھے:
يُضَاهِيكَ اللَّهُ أَنْتَ رَقِي ۚ فَأَمَّا لَيْتَ قُوَّتِي عَزَمْتُكَ ۚ وَجَعَلْتُ خَلْقِي كَخَلْقِكَ
مَنْ فِي الشَّكَايَةِ وَالْأَذَى ۚ فَأَتَرْتُ خَلْقِي مِنْكَ مَثَلًا ۚ أَشَدُّهُمْ أَفْضَلُهُمْ
وَمَا يَدْرِي مَنْ لَمْ يَخْلُقْ ۚ وَمَا جَعَلْتُ مَنْ لَمْ يُلْعَ أَمْرًا ۚ لَمْ يَدْرِي كَيْسَ ۚ أَمِيرًا
بہت ہے۔ گوشت و پھر پھر ہے اور اپنی غیبت میں اور اس کی کائناتوں پر مثال کیا ہے۔ لہذا ان
تکلف میں کہ سے زیادہ قرنی مرثیہ والا وہ ہے جو سب سے زیادہ کہ سے ڈرنے والا ہو۔ اور وہ بھی

علم سے بالکل گروہ ہے جو کہ سے ڈرتا ہو۔ اور جو تیری امانت کرے وہ وہ امانت سے بالکل گروہ ہے
عالم اور چاہل دونوں برابر نہیں ہو سکتے

دوسرے یہ کہ علم ایک ڈوبے اور چل تدریک و حکمت۔ جو جس طرح نور اور فطرت یا روشنی اور ان کی
دونوں برابر نہیں ہو سکتے، اس طرح ایک عالم اور چاہل دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ بے علم شخص کی بنیادی
اعتدال سے کہنے کی کوئی چیز ہے مگر اگر کسی کو برا عالم اور کسی کو برا۔ ایک بے علم شخص بعض اپنے مانہ جہاں
اور اہل و عیال کے لئے دوسرے پر ایک عالم کے برابر گر نہیں ہو سکتا۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۚ بَلْ عِزٌّ كَرِيمٌ ۙ (۱۰)

جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ (نمبر ۱۰)

اسی معنی میں سب ذیل آیت کریمہ بھی ہے کہ ایک اندھا اور ایک آنکھوں والا شخص دونوں برابر
نہیں ہو سکتے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ ۚ أَفَلَا تَتَذَكَّرُونَ ۚ (۵۰)

اور آنکھوں والا دھڑوں برابر ہو سکتے ہیں؟ تم قرآن کو نہیں کرتے؟ (انعام: ۵۰)

عالم اور محکم کا مرتبہ

ایک مرتبہ کے مکتوبان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کو بارش اور دین کا کہہ رکھنے والے
عالم اور علم کو سرسبز و شاداب زمینوں سے تشبیہ دیتے ہوئے ایک مثال کے ذریعہ لوگوں کی بنیادیں
فرمادی ہیں جو اس میں ہیں:

مَثَلُ مَا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ بِرِوَسْنِ الْعُذَىٰ وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْعَفِيفِ ۚ
أَصَابَ أَرْضًا فَصَحَّتْ بِمِثْقَا ثَوْبَةٍ ۚ قِيلَ لِمَنِ الْمَنَاءُ ۚ فَنُتِبَتْ الْعِلْمُ وَالْعَصَبُ
الْعَفِيفُ ۚ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجْدَابٌ ۚ أَسْتَكْبَحَ الْمَاءُ ۚ فَفُتِحَ اللَّهُ بِمَا أَسَاسُ ۚ فَتَرْتَبُّوا
وَسَقُوا وَزَرَعُوا ۚ وَأَصَابَ مِنْهَا طَلْسُفَةٌ الْخُرَىٰ ۚ فَأَمَّا هِيَ فَيَقُولُ لَا تَمْلِكُ

۱۵۱

۱۔ اس وقت تک کہ اور دعات الی اللہ کی حق پرست کسی ایک شخص کی پوری جہاد کے بعد
 جو ان کو لے کر آئے تھے ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے

۲۔ اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 خطر انعم، اس کی تم لیا کہ دریا اس کی تم لیا کہ دریا اس کی تم لیا کہ دریا اس کی تم لیا کہ دریا
 جس کے لئے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے

۳۔ اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے

دن کی خصوصی رکھ

۴۔ اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے

۱۔ اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے

۲۔ اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے
 اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے اس وقت تک کہ ان کے پاس سے

وَجَعَلَ مِنْهُمْ تَبَعًا لِمَنِ اتَّبَعُوا ۚ وَرَأَى الشَّامِثُ بَنِي إِسْرَٰءِيلَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ فَعَرَفَهُمْ وَبَدَأَ عَلَيْهِمُ الْكُفْرَ ۚ وَبَدَأَ يَتَعَبَّوْنَهُ لَكِن لَّمْ يَكْنُفُوا عَلَيْهِمْ ۚ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ وَجُورٌ ۚ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِتْنَةٌ ۚ إِنَّهُمْ غَفُورٌ ۚ

کو فرات ایلیا کہا تو اس کے لئے فرات کہا ہوں جس سے کوئی ایلیا
نہا۔ فرات غم نہ کہنے دے کہ یہاں پہلے تو ایلیا ہی تھا اور غم کے لئے فرات کہہ دیا۔
پھر کہہ دیا کہ یہاں کوئی ایلیا نہیں رہا۔ غم کہہ دیا کہ یہاں کوئی ایلیا نہیں رہا۔
پھر کہہ دیا کہ یہاں کوئی ایلیا نہیں رہا۔ غم کہہ دیا کہ یہاں کوئی ایلیا نہیں رہا۔

...
...

۵۹/۳ دادی ۶۹/۱ این ماه ۸۶/۱

[illegible]

وہاں پہنچ کر وہ سب سے پہلے اپنے دوستوں کے پاس گئے۔ انہوں نے ان کی آمد پر خوش ہو کر ان کو اپنے گھر پر بلایا۔ انہوں نے ان کو اپنے گھر پر بلایا۔ انہوں نے ان کو اپنے گھر پر بلایا۔

یہ کتابوں کے نام ہیں۔ ان میں سے کئی کتابیں اس کے علاوہ کئی اور کتابیں اس کے علاوہ ہیں۔

فَمِنْ غَيْرِهِمْ أَفْئِدَةٌ تُوَلِّوْنَ أَمَّا مَعْشَرَ الْقَوْمِ فَهُمْ فِي أَلْبَابٍ مَحْجُورَةٍ
فَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ أَمَّا الْقَائِمُ فَهُوَ أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

تجزیوں سے ایک عبارت میں ان قول میں اور دوسری تعلیم و تدریس میں۔ قرآن کے نزدیک وہ فاضل نہیں اگرچہ
مطلوبہ نہیں تھا تو اس سے ایک (جو تعلیم و تدریس میں مشغول ہے وہ) دوسری سے افضل ہے۔ (جو فاضل
مطلوبہ نہیں) وہ اکثر کچھ اور ہے ہیں اور اس کی طرف توجہ نہیں، اگر اسے چاہے تو انہیں جسے ملے گا وہ کدک

۳۱- شش داری ۹۹/۱
۳۲- شش این ماجر ۸۲/۱ - ۸۳

افسوس کے ساتھ اس راوی میں ہر دو جہد کرنا پائے۔ اُن کا جہد انہوں نے خود غور و خوض سے کیا ہے۔

دین کی کچھیں تفاوت

اللہ تعالیٰ نے قلوب کی عقلوں اور دلوں کے ذہنوں کو کس طرح پرورش کیا ہے۔ بلکہ ہر ایک کی کمال و ادنیٰ میں فرق اور تفاوت دکھائے۔ جن لوگوں کی عقل و ذہن زیادہ ہے اور کسی کو زیادہ کچھ مجھ سے قرار ہے۔ اس پر ہر قوم کو علم و فہم پر بھی فرق اور کڑی برتری ہے۔ اس اعتبار سے ہر قوم ایک دوسرے سے زیادہ کم و بیش سمجھتی ہیں اور ہر ممالک، صرف و محصوروں کو طرح مسائل ملت لیتے ہیں۔

وَرَبُّنَا عَلِيمٌ غَفُورٌ قَدِيرٌ عَالِمُ الْغُيُوبِ وَرَبُّنَا عَلِيمٌ غَفُورٌ قَدِيرٌ عَالِمُ الْغُيُوبِ
ہماری حالت یہ ہے کہ ہم میں سے دوسرے زیادہ سمجھ رہے ہیں جن کو علم کی بات سمجھنے ہے اور کئی احوال علم ایسے ہوتے ہیں جن کی کچھ (دراکٹ) نہیں دیکھ سکتے۔

اس اعتبار سے دین پر نقد کیا جتنا علم ہے۔ ہر شخص کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص کی عقل و ذہن پر فرق ہے کہ اسے حاصل کرنے کی سعی کرے۔ کیونکہ کسی چیز کے حصول کے لئے وہ جہد کرنا اور محنت کرنی پڑتی ہے۔
۱۔ مَن يَرْجُ الْآخِرَ يَرْجُ الْآخِرَ فِي الْآخِرَةِ : اللہ جس کے ساتھ جھوٹی اور ادا کرے کہ اسے نہ ملے۔
۲۔ (مفسرین) کہ عقل کا ارتقاء ہے۔

پے علم قلب کی مثال

جس قلب پر علم و حکمت کی کوئی بات نہ ہو وہ ایک اچھا اور فیرا دکان کی طرح ہے جو کہ وہاں پر آٹا چھوڑا ہو۔ اور یہاں دکانداریت کے باعث لوگوں کے اعمال کا ارتقا ہو جائے اور ان کا فائدہ نفع ہو جائے۔

فَتَلَبَّسُوا بَيْنَ يَدَيْهِمْ قُلُوبًا مَّا يَفْقَهُوْنَ شَيْئًا
وَمَا يَخْبَرُوْنَ شَيْئًا : اللہ تعالیٰ نے عقل و شعور کی کوئی بات نہ ہو وہ ایک اچھا اور فیرا دکان کی طرح ہے جو کہ وہاں پر آٹا چھوڑا ہو۔ اور یہاں دکانداریت کے باعث لوگوں کے اعمال کا ارتقا ہو جائے اور ان کا فائدہ نفع ہو جائے۔

۱۔ قرآن مجید : ۲۶/۲۷ : وَلَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُهْتَدُونَ
۲۔ قرآن مجید : ۲۶/۲۸ : وَلَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُهْتَدُونَ

۱۔ یہ ایک اچھا دھڑکی طرح ہے۔ لہذا تم علم حاصل کرو۔ اور دلوں کو تقویٰ اور دلوں کی کچھ پیدا کرو۔ یہ علم میں کرنا ضروری ہے۔
۲۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی بنا پر کئی عذر قبول نہیں کرتے۔

وَلَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُهْتَدُونَ
۱۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی بنا پر کئی عذر قبول نہیں کرتے۔
۲۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی بنا پر کئی عذر قبول نہیں کرتے۔
۳۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی بنا پر کئی عذر قبول نہیں کرتے۔

تحصیل علم کی راہیں محرومی بھی باعث ثواب

اسلام میں اعمال کا دار و مدار چار چیزوں پر موقوف ہے اس لئے ہر شخص کو اس کی نیت اور کوشش کے لحاظ سے اجر و ثواب دیا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص اپنی کوشش اور جہد میں کامیاب ہی ہو جائے۔ بلکہ اس راہ میں بعض لوگ باوجود کوشش اور جہد کے محروم اور ناکام ہو سکتے ہیں۔ جہاں ایسے شخص کی دلچسپی کے لئے ضروری ہے کہ اسے ناکام نہ قرار دیا جائے بلکہ اس محنت میں بھی اسے اجر و ثواب کا مسکن قرار دیا جائے۔ ورنہ وہ میرا علم سے محروم ہو جائے گا۔

مَنْ حَلَبَ عَيْناً فَذَلِكَ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ لَيْسَ مِنَ الْآخِرِينَ
کَيْفَ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْآخِرِينَ : ہر شخص کو ہم کی تحسین دے اور اسے حاصل کرنا تو اس کے لئے دھتے ثواب دیا جائے گا۔ اور ہر شخص کو ہم کی تحسین دے اور اسے حاصل کرنا تو اس کے لئے ایک مقدار ثواب دیا جائے گا۔

اس لحاظ سے اسلام ایک فطری نظام ہے جو انسانی نفسیات کا عملی راز دار ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ ایک انسان کی محرومی کو ہمیں ان کی کامیابی قرار دے کر اس کی محنت پر ابرہا ہے اور کسی حال میں اسے ناکام قرار نہیں دیتا۔
دو جہد کے بھی یہ سبب ہو سکتے

قُلْ عَبْدُ اللَّهِ لَا شَرِيكَ لِي أَتْلُو الْقُرْآنَ وَنَسَاجُ الْوَلَدِ وَنَسَاجُ الْوَلَدِ

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی بنا پر کئی عذر قبول نہیں کرتے۔
۲۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی بنا پر کئی عذر قبول نہیں کرتے۔
۳۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کی بنا پر کئی عذر قبول نہیں کرتے۔

مسلموں کی عظیم الشان خدمت

[illegible]

طہارت میں نہ ہونے کی وجہ سے اس کو کھانا کھانے کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا۔

دعا ہے کہ خداوند ۱۰ سو چوبیس لاکھ کرموں ۱۱ میں سے کسی ایک کا منکر ہو کر چلا جائے تو
 وہ کسی کی جگہ ۱۲ اڑانے لگے گا۔ وہ میری ہر اس کام کا ذکر میں کرے اور وہ حق بنے گا۔ مگر عقل مند
 ہے جو کہ ۱۳ خداوند کی جگہ ۱۴ کے لیے کہلا جائے اور وہی مسرت کا باعث بنے گا۔ وہی شے کہ وہ مل کر نہ کسی کی کرے۔
 حصولِ علم یا فنی کا کفارہ

من قلب جنتی که کفایت استغنی رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم و من و زید که خیر
 بزرگ تو را به و تو را به من، ای کاکه که این کاکه به

ابن کثیر نے یہ کلمہ بھی نقل کیا ہے جو حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اس کلمہ کو پڑھے اس کا دل صاف ہو جائے گا۔

لَيْسَ قَدِيحٌ أَفْضَلُ مِنْ كَلْبَةٍ جُذْئَةٍ تُغْدِيهَا لِأَخِيكَ : اربوبہ الزمان کہنے پر

10. 11. 2000

$$f(x) = \frac{1}{2} + \frac{1}{2} \cos \frac{\pi}{2} x = \frac{1}{2} + \frac{1}{2} \cos \frac{\pi}{2} \cdot \frac{2\pi}{2} = \frac{1}{2} + \frac{1}{2} \cos \pi = \frac{1}{2} + \frac{1}{2} (-1) = 0$$
$$r^2 = \frac{1}{2} \left(1 + \frac{1}{2} \right) = \frac{3}{4}$$

مگر ہر گشت کی بات سے نبردہ فلسفوں کا راز نہ ہو سکتا جو تہذیبی حلقوں کا ہے۔ گوشت
 میں ہر شخص کو یہ جان کر بیرونی طور سے اس نبردہ ادبی کاغذ کا ایک کینہ دینی چاہیے
 کہ یہی وہ کلمہ حرکت کی بات بتائے۔ (پیر کا کچھ بڑا ایک شہرانی ذریعہ ہے۔)

حکمت کی بات مومن کی متابعت گشتہ

فَلَمْ يَكُنْ لَهُ مِثْرَةٌ فِي أَثَرِهَا فَقَالَ لَهُ قَوْمٌ لَا تَنْتَهِبْهَا فَإِنَّهَا رِجَالٌ وَأَمْثَلُهَا أَفْئِدَةً فَاتَّخَذَ إِسْمَاعِيلُ فِيهَا لَبَّةً لَدِيبًا خَلَّى لَهُ بِطُونٌ مِنْ ثَمَرِهَا أُفْرِجَ حَقَّاقٌ فَذُكِّرُوا كُرُومًا

مکت و دانائی کی بات جہاں بھی کی جائے، جس قوم و مہم میں بھی کی جائے، اور جہاں ہم وطن ہیں ان کی نظر آجائے اُسے اندک کر لینا میں کیسے صون و تسلیم کر لینا میں کیا ضرورتیں ہونا چاہیے۔ کیونکہ مکت و دانائی کی بات (جو عقائد و مشربیت کے خلاف ہو) اور خدا کی رحمت کی بات اور تمدن و معاشرت کا کوئی ایسا اصول کسی ایک قوم کی مبرا نہیں ہے۔

علم کے لئے دور و راز کا سفر

اَلطَّبِيبُ الْعِلْمِ وَلَوْ بِاَلْيَسِيْتِ . فَاِنَّ طَلِبَ الْعِلْمِ قَرِيْنَةٌ عَلَى كُلِّ مُنِيْبٍ : علم
میں کرو اگر وہ وہ ہیں میں ہو۔ کیونکہ علم کا طلب کرنا مسلمان پر فرض ہے بیش

قدیم دور میں تین کام سفر میں مشکل تصور کیا جاتا تھا، اور ان کی مشکل کو ہم انجیم دینے کے لئے بطور پیشکش
 "چین کے سفر کی بات کی جا رہی تھی۔ مہر وال اس تاکید سے اسٹیم میں ٹھیک کی اہمیت کی خبر سنی ہے کہ اگرچہ ٹھیک کام سفر
 میں مشکل اور خطرناک ہیں، مگر ٹھیک کی ایک مثال کو سامنے رکھنے کے لئے اس کو تعمیل ضروری ہے۔ قدیم دور میں
 انجیم نے اس قسم کی تاکیدوں سے متاثرہ مگر خصوصاً ٹھیک کے مسئلے میں جو بعض اوقات گفتیں برداشت کی ہیں اور

Longitudinal section

شعبه: آشنایی با کتاب العلم، ۱۳۸۵

شبه القليل - ان ياتي في اواخر سنة عيد الفطر - مستوفى الزكاة للعام - ١٤٩٥ هـ

سب سے بڑا عالم کون ہے؟

آج کے دانش طلبہ اللہ کے واسطے علم الہی کی تلاش میں ہیں۔ سب سے پہلے ان کا غرض یہ ہے جو ہم کا طالب ہو اور سب سے زیادہ پیٹ پھر وہ ہے جس کا طالب نہ ہو ہر جگہ

نوٹ: حدیث مذکور میں "ظلم الناس" سے مراد اقوام عالم کے ظلم و غفلت بھی ہو سکتے ہیں جو حق تعالیٰ

۱۳۸/۱

١٠٤ في الإيضاح ٨٩/١

۱۰۳- ارومیه، سفند فرادوس، سفند فولاد، سفند فولاد، ۱۰/۱۰۰

نہیں مرنے دیا جائے گا۔

قیامت کے دن شفاعت کرنے والے

وَمِنْ بَشَرٍ مِّمَّنْ يَلْقَىٰ رَبَّهُ الْغَيْبِ

کے میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنے رب سے ملنے کے لیے غیب میں جاتے ہیں۔

[illegible]

باقی رہنے والی تین چیزیں

میں نے جب ہائے آتش کے سالک اہل غفلت سہاگے میرے۔ مگر تین چیزیں باقی رہ گئی ہیں جو آگ
میں ہمیشہ دھندل رہتی ہیں۔

[illegible]

دو خزانہ جو خرچ نہ کیا جائے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُ يَوْمٍ لَا يُسْتَفْعَى بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ

۹۱/۱۰

۸۶/۱۰

۹۹/۱۰

19/1/2005

ایک آیت کا علم حاصل کرنے کا مرتبہ

وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَرَفًا خَوْفًا مِّنَ الْمَوْتِ أَوْ مَغْرَبًا
وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَرَفًا خَوْفًا مِّنَ الْمَوْتِ أَوْ مَغْرَبًا

وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَرَفًا خَوْفًا مِّنَ الْمَوْتِ أَوْ مَغْرَبًا

پایس حدیث حاصل کرنے کا مرتبہ

تقریباً ہفتہ روزہ یوم ثلثہ متواتر کیا جائے۔ جس شخص نے پایس حدیث اشرافان کو مضامین کو مکرر
سے پڑھ لیا۔ ان کے دل و دماغ کا علم حاصل کرنے کے وہ مشائخ عالم کا کائنات کا

مشتور کو زندہ کرنے کی فضیلت

فِي الْآخِرَةِ مَن لَّمْ يَسْمَعْ فَكَلَّمَ اللَّهُ وَخَوَّلَهُ مَا غَدَّاهُ
فِي الْآخِرَةِ مَن لَّمْ يَسْمَعْ فَكَلَّمَ اللَّهُ وَخَوَّلَهُ مَا غَدَّاهُ

جس شخص نے ہر کسی کی کشت کو زندہ کیا اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو اس کے لئے امر کرنے
اور نہ کرنے کا وہ تمام اختیار ہوگا جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور جس نے کو زندہ کرنے کی

۹۰/۱

۹۰/۱

۹۰/۱

اس وقت پل کرنے والوں کے فتنے ہیں ہر ایک کو اپنی نہیں کی جانتی ہے

دین کا اولین ضیاع ترک شہادت پر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

۹۱/۱

۹۱/۱

۹۱/۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

[illegible][illegible]

۱۔ اس لحاظ سے موجود اخلاقی و سماجی برائیوں کا واحد علاج "علم" یا عقلی تعلیم کی ترویج و ترویج کا شعار ہے۔ اس لحاظ سے موجود اخلاقی و سماجی برائیوں کا واحد علاج "علم" یا عقلی تعلیم کی ترویج و ترویج کا شعار ہے۔

۶۲
ت. جبکہ اسی طرح یہ بھی جانتے ہیں کہ الحاق و معاہدہ کیلئے کسی بھی معاہدہ نہیں آسکتا اور اس کا کرار

[illegible]

کرسنه گنجی واحد زیر ہے۔ او جب کہ اس طرح کی کارل والا پیش ہوگا دنیا سے معیشت و سیاست کو رقابت
و معرکت کو اور بالائی اور پستی اور خورد و خرمین کو غلامد نہیں ہو سکتا۔

یعنی دونوں ہی عوالم میں انکاراؤ نہیں ہے

اس اعتبار سے، اسی عالم دینی حکم کے لئے قرآن سب سے بڑا اچھا نسخہ اور سب سے بڑا فلسفہ ہیں جسے میں نے

حقیقت کے اعتبار سے دیکھا جائے تو نظر اسے کہ جو یہ غلام جانتے ہوئے اسے یا قابلِ خدمت نہیں ہیں۔ بلکہ وہ اس سے پہلے ہی مر رہے تھے۔ غرض کہ قابلِ خدمت ہے، غلاموں پرستانہ نظریات کی پیداوار ہے۔ وہ اگر نقدِ نظر کا مشعل

یہ لفظ انگریزوں کے لئے علم کے مقصد و دعا کا حقیقی ضروری ہے۔ اور یہ فرضہ علم ہی انگریزوں کے لئے ضروری ہے۔

اسلام اور دوسرے ایسے وسیع النظر علماء کی ضرورت ہے جو دینی و دنیوی علوم میں سے ہر ایک کو ان کی جگہ پر سمجھ سکیں اور ان کے ساتھ ساتھ ان کے عقائد و اصولوں کو بھی سمجھ سکیں۔

یہاں پر ایک عجیب و غریب واقعہ پیش آیا۔ جب وہاں کے لوگ اس واقعہ کی خبر سنی تو انہوں نے اس واقعہ کو ایک عجیب و غریب طور پر سمجھا۔ انہوں نے اس واقعہ کو ایک عجیب و غریب طور پر سمجھا۔ انہوں نے اس واقعہ کو ایک عجیب و غریب طور پر سمجھا۔

خداوند به بنی کینیت

[illegible]

مذکورہ ذیل آیت

وَرَوَىٰ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ عَنْ عَسَىٰ أَنْ يَكُنَ لَكُم مِّنْ رَّسُولٍ مِّمَّنْ جَاءَكَ فَاعْلَمُ
 كَمَا جَاءَكَ مِنَ الرُّسُلِ قَدْ جَاءَكَ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ فَادْعُهُمْ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ إِنَّكَ كَرِيمٌ مُّبِينٌ
 مِّنْ دُونِ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ إِنَّكَ كَرِيمٌ مُّبِينٌ

خداوند تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد! یہ لوگ جو بنی اسرائیل کے رسولوں کے پیچھے آئے ہیں، ان کے لئے بھی ایک رسول ہے جس سے تم کو پہلے کی رسولوں کی خبر ملے گی۔ ان کو ان کے رسولوں کی خبر دے کہ ان کے لئے ایک رسول آیا ہے جس سے تم کو پہلے کی رسولوں کی خبر ملے گی۔ ان کو ان کے رسولوں کی خبر دے کہ ان کے لئے ایک رسول آیا ہے جس سے تم کو پہلے کی رسولوں کی خبر ملے گی۔

میں نے اس کے بہت سی باتیں سنی ہیں کہ لوگ دنیاوی دنیا میں ایک ایک آدمی سے مل کر اس سے کہیں
 یہ باتیں نہ ہوں۔ اس لیے کہ جب اس کو اپنے قریب کے لوگ ملتے ہیں تو وہ ہمیشہ قریب قریب ہی ملتے ہیں۔
 پھر ان لوگوں کے ہاں اس کے بارے میں باتیں ہوتی ہیں کہ وہ کتنا بڑا آدمی ہے۔ لیکن ان باتوں سے کہنے کے لیے علم و فن
 کی ضرورت ہے۔

جب ذمہ داریاں نا اہلوں کے سپرد کی جائیں

[illegible]

اس حدیث میں "انما" سے مراد حکومت کا کوئی منصب بھی ہو سکتا ہے، یا کسی بھی حکومت کی قیادت۔
 فقہاء اس اعتبار سے چار سرکاری مناصب ہیں یا غیر سرکاری مناصب، جب تک ان پر فرائض ہو سکتے
 ہیں تو ان میں سے معاملہ درست ہے یا غلط۔ مگر جو مناصب پر فرائض نہیں آتے وہ تو حالت مجرما
 ت کے لئے اور نہ بابت کا توفیق سے ہیں۔ چنانچہ آپ موجودہ دور میں کسی بھی نیک یا شرکاری یا غیر شرکاری کسی
 شیعہ یا جہازہ، جیسے ہر جگہ آپ کو مسندوں اور مصلیوں پر لایا جائے گا تو غصہ نہ کرتے گا۔ بلکہ واقعہ کے اعتبار سے

کتاب: ۳۳۱/۵، فصل: ۲۰۵۸/۳، تاریخ: ۳۱/۵، مفید و زیاده: ۲۰ مفید و زیاده: ۲۰
تاریخ: ۶/۱۱، مفید و زیاده: ۱۰، مفید و زیاده: ۱۰، مفید و زیاده: ۱۰، مفید و زیاده: ۱۰
تاریخ: ۳۱/۵، فصل: ۲۰۵۸/۳، تاریخ: ۳۱/۵، مفید و زیاده: ۲۰ مفید و زیاده: ۲۰

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَشْكُرَهُ لَوْلَا رَحْمَتُ اللَّهِ عَلَيْنَا لَكُنَّا مِنَ الْخَاسِرِينَ

خوب پسند ہے کل ہے

وَمِنْ خَيْرِ النَّاسِ تَعْلَمُ، فَإِنَّ خَيْرَ النَّاسِ خَيْرُ الْعُلَمَاءِ، يَدْرُسُونَ شَرِيْعَ اللَّهِ، وَهُمْ أَوَّلُ

1990-1991

یہ روایت بھی میرزا غلام احمد علی گاہی نے اس سب سے بہتے بہتے نقل کیا ہے۔

کتاب: *تاریخ اسلام*، جلد ۱، صفحہ ۱۰۰، خط ۱۰

ان اصرار کے نتیجے میں ایسے بہت سے غیر دیکھا گئے ہیں جو ان کے مفاد کے تحت ہر کسی

یعنی خلیفہ کے زیرِ نگرانی اس کام کو دین سے برگشتہ کرنے یا انہیں گمراہ کرنے کے ارادے میں مصروف ہوں۔ لہذا اس ذمے

”مردہ قسم کے چہرے ہیں جو شریعت کو ٹھیل ٹھفل قرار دیتے ہوئے قرآن مجید کی بے سرو دیا تاویں میں مشغول رہتے ہیں۔“

وگوں کے قول و عمل کو قرآن اور سنت کی کسوٹی پر کس کر دیکھنے پر ان کا بول چال کو غور سے لیں۔

نوں کا ظہور اور علماء کا قحط

واقف ہے کہ انہوں نے کچھ اور بھی لکھا ہے۔

سکریں ہر دور میں زیادتی اور جبر میں بدعنوانوں کو

۱۰۔ نواب ہے۔ یہ قریب بات ہے کہ عوام سنسٹوں سے زیادہ بدعنوان کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور کس بدعت کے بدعت

ان صرافت کے بعد بھی اسے ترک کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے، بلکہ اسے اپنے باپ وادراک "سنت" "نفس" کے

اس کا ترک کرنا ان پر نہایت درجہ شاق مگر زمانہ ہے، صبر کر گزرتا، پھر نہ کہہ کر اچھا

پیشتر ترک کرنا شروع کرتا ہے، خواہ عقل انداز سے اس کے لئے کوشش کی جائے۔

اور ان کے ساتھ ہی ایک اور شخص بھی تھا جس کا نام "میرزا محمد علی" تھا۔

پس اگرچہ ان کے پاس وہ سب کچھ تھا جو ان کے لئے ضروری تھا، مگر ان کے پاس وہ سب کچھ نہیں تھا جو ان کے لئے ضروری تھا۔

فَلْيُعَذِّبْنَاهُمْ فَإِنَّهُمْ إِذَا لَبَسُوا حَمِيئَتَهُمْ فَنَسَوْا ذُنُوبَهُمْ فَلَا يُؤْتَوْنَ أَجْرًا لِمَنْ سَابَقُوا بِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

تاریخ: ۱۰/۱۱/۱۳۹۹

مسجد جامع قزوین

[illegible]

کتاب کا ایام

مفتی: حضرت پیراں و انصار کے ہاں کہ کھڑے ہو کر کہیں سے کہیں
 رہا ہے۔ اہل سیرت و عبادت کے ہاں کہ سب سے پہلے تو ان کے قریب ہو کر

انھیں دیکھ کر وہ تعجب و حیرت سے کہنے لگے کہ یہ تو میری ہی تعلیم ہے۔
 افسوس کہ اس تعلیم کو اس قدر بے وقعت سمجھا گیا ہے کہ اس کو صرف
 ایک عوامی تعلیم سمجھا گیا ہے۔

خفاں کب بن جاتے ہیں؟

دو عالموں سے میل جول پیدا کر کے دنیا داری اختیار نہ کریں۔ جب وہ کلام کے ساتھ

ساخته و نظم : علامہ مولوں کے ہیں جس کی وہ دنیا داری میں داخل نہ ہو سکتے۔

227

ہیرو کی کہنے لگے۔ عجب! جب وہ ایسا کہنے نہیں اُسنے ہی کر رہا ہے۔

فلسفہ عالم پر جو غلطی (مذمت) کے اس آٹا جادو کا مظاہرہ

اور ای کہ بغداد و غیرہ میں داخل ہوا کہ

...the ...
...the ...
...the ...

... و ...
... و ...
... و ...

و اما در مورد این که آیا این کتاب را می توان به عنوان یک اثر تاریخی
در نظر گرفت یا نه ، باید گفت که این کتاب بیشتر از آنکه یک اثر تاریخی
باشد ، یک اثر ادبی و فقهی است .

علمت بیایه علم کو دیکھو

1. 2/1. 2. 3/1. 3. 4/1. 4. 5/1. 5. 6/1. 6. 7/1. 7. 8/1. 8. 9/1. 9. 10/1. 10. 11/1. 11. 12/1. 12. 13/1. 13. 14/1. 14. 15/1. 15. 16/1. 16. 17/1. 17. 18/1. 18. 19/1. 19. 20/1. 20. 21/1. 21. 22/1. 22. 23/1. 23. 24/1. 24. 25/1. 25. 26/1. 26. 27/1. 27. 28/1. 28. 29/1. 29. 30/1. 30. 31/1. 31. 32/1. 32. 33/1. 33. 34/1. 34. 35/1. 35. 36/1. 36. 37/1. 37. 38/1. 38. 39/1. 39. 40/1. 40. 41/1. 41. 42/1. 42. 43/1. 43. 44/1. 44. 45/1. 45. 46/1. 46. 47/1. 47. 48/1. 48. 49/1. 49. 50/1. 50. 51/1. 51. 52/1. 52. 53/1. 53. 54/1. 54. 55/1. 55. 56/1. 56. 57/1. 57. 58/1. 58. 59/1. 59. 60/1. 60. 61/1. 61. 62/1. 62. 63/1. 63. 64/1. 64. 65/1. 65. 66/1. 66. 67/1. 67. 68/1. 68. 69/1. 69. 70/1. 70. 71/1. 71. 72/1. 72. 73/1. 73. 74/1. 74. 75/1. 75. 76/1. 76. 77/1. 77. 78/1. 78. 79/1. 79. 80/1. 80. 81/1. 81. 82/1. 82. 83/1. 83. 84/1. 84. 85/1. 85. 86/1. 86. 87/1. 87. 88/1. 88. 89/1. 89. 90/1. 90. 91/1. 91. 92/1. 92. 93/1. 93. 94/1. 94. 95/1. 95. 96/1. 96. 97/1. 97. 98/1. 98. 99/1. 99. 100/1. 100. 101/1. 101. 102/1. 102. 103/1. 103. 104/1. 104. 105/1. 105. 106/1. 106. 107/1. 107. 108/1. 108. 109/1. 109. 110/1. 110. 111/1. 111. 112/1. 112. 113/1. 113. 114/1. 114. 115/1. 115. 116/1. 116. 117/1. 117. 118/1. 118. 119/1. 119. 120/1. 120. 121/1. 121. 122/1. 122. 123/1. 123. 124/1. 124. 125/1. 125. 126/1. 126. 127/1. 127. 128/1. 128. 129/1. 129. 130/1. 130. 131/1. 131. 132/1. 132. 133/1. 133. 134/1. 134. 135/1. 135. 136/1. 136. 137/1. 137. 138/1. 138. 139/1. 139. 140/1. 140. 141/1. 141. 142/1. 142. 143/1. 143. 144/1. 144. 145/1. 145. 146/1. 146. 147/1. 147. 148/1. 148. 149/1. 149. 150/1. 150. 151/1. 151. 152/1. 152. 153/1. 153. 154/1. 154. 155/1. 155. 156/1. 156. 157/1. 157. 158/1. 158. 159/1. 159. 160/1. 160. 161/1. 161. 162/1. 162. 163/1. 163. 164/1. 164. 165/1. 165. 166/1. 166. 167/1. 167. 168/1. 168. 169/1. 169. 170/1. 170. 171/1. 171. 172/1. 172. 173/1. 173. 174/1. 174. 175/1. 175. 176/1. 176. 177/1. 177. 178/1. 178. 179/1. 179. 180/1. 180. 181/1. 181. 182/1. 182. 183/1. 183. 184/1. 184. 185/1. 185. 186/1. 186. 187/1. 187. 188/1. 188. 189/1. 189. 190/1. 190. 191/1. 191. 192/1. 192. 193/1. 193. 194/1. 194. 195/1. 195. 196/1. 196. 197/1. 197. 198/1. 198. 199/1. 199. 200/1. 200. 201/1. 201. 202/1. 202. 203/1. 203. 204/1. 204. 205/1. 205. 206/1. 206. 207/1. 207. 208/1. 208. 209/1. 209. 210/1. 210. 211/1. 211. 212/1. 212. 213/1. 213. 214/1. 214. 215/1. 215. 216/1. 216. 217/1. 217. 218/1. 218. 219/1. 219. 220/1. 220. 221/1. 221. 222/1. 222. 223/1. 223. 224/1. 224. 225/1. 225. 226/1. 226. 227/1. 227. 228/1. 228. 229/1. 229. 230/1. 230. 231/1. 231. 232/1. 232. 233/1. 233. 234/1. 234. 235/1. 235. 236/1. 236. 237/1. 237. 238/1. 238. 239/1. 239. 240/1. 240. 241/1. 241. 242/1. 242. 243/1. 243. 244/1. 244. 245/1. 245. 246/1. 246. 247/1. 247. 248/1. 248. 249/1. 249. 250/1. 250. 251/1. 251. 252/1. 252. 253/1. 253. 254/1. 254. 255/1. 255. 256/1. 256. 257/1. 257. 258/1. 258. 259/1. 259. 260/1. 260. 261/1. 261. 262/1. 262. 263/1. 263. 264/1. 264. 265/1. 265. 266/1. 266. 267/1. 267. 268/1. 268. 269/1. 269. 270/1. 270. 271/1. 271. 272/1. 272. 273/1. 273. 274/1. 274. 275/1. 275. 276/1. 276. 277/1. 277. 278/1. 278. 279/1. 279. 280/1. 280. 281/1. 281. 282/1. 282. 283/1. 283. 284/1. 284. 285/1. 285. 286/1. 286. 287/1. 287. 288/1. 288. 289/1. 289. 290/1. 290. 291/1. 291. 292/1. 292. 293/1. 293. 294/1. 294. 295/1. 295. 296/1. 296. 297/1. 297. 298/1. 298. 299/1. 299. 300/1. 300. 301/1. 301. 302/1. 302. 303/1. 303. 304/1. 304. 305/1. 305. 306/1. 306. 307/1. 307. 308/1. 308. 309/1. 309. 310/1. 310. 311/1. 311. 312/1. 312. 313/1. 313. 314/1. 314. 315/1. 315. 316/1. 316. 317/1. 317. 318/1. 318. 319/1. 319. 320/1. 320. 321/1. 321. 322/1. 322. 323/1. 323. 324/1. 324. 325/1. 325. 326/1. 326. 327/1. 327. 328/1. 328. 329/1. 329. 330/1. 330. 331/1. 331. 332/1. 332. 333/1. 333. 334/1. 334. 335/1. 335. 336/1. 336. 337/1. 337. 338/1. 338. 339/1. 339. 340/1. 340. 341/1. 341. 342/1. 342. 343/1. 343. 344/1. 344. 345/1. 345. 346/1. 346. 347/1. 347. 348/1. 348. 349/1. 349. 350/1. 350. 351/1. 351. 352/1. 352. 353/1. 353. 354/1. 354. 355/1. 355. 356/1. 356. 357/1. 357. 358/1. 358. 359/1. 359. 360/1.

اِنَّ هَذَا الْعَمَلُ رَيْبٌ . فَانظُرُوا اَمَّا نَاخِذُونَ بِذُنُوبِهِمْ . يَوْمَئِذٍ لَا يَكُنْ لَهُمْ

واقعیہ ہے کہ موسم و آواز اور طبع و ولایت ہی تمام فتنوں کی پروردگار کے لئے ہم تاقی کیا جانتے ہیں۔
جہذا اہل علم کی طاقت قوت پسندی میں ہے جس نے قوت پسندی اختیار کر لی وہ فتنہ بانی اور فتنہ
طبع و ولایت سے کام لیا تو وہ فتنہ میں بڑا اور اپنے پیروں پر تپ کھڑی اداں۔
پس ہم کے چند فتنوں اور اس کے شرور و آفات کا تذکرہ تھا جس کو مختصر طور پر اور مختصر فتنہ نہ ہوتے
و روایات کی روایت میں بیان کرنا کہ کوشش کی گئی ہے اور اس سلسلے میں چند ہم ترین نکات پر گفتگو کی گئی ہے۔
اس موضوع پر مختلف روایات و آثار میں ایک پارا و فتنہ موجود ہے جسے جدید انداز میں حق شناسان اور دانش مند

تیسرا باب

اسلام میں اشاعت علم کا درجہ اور اس کی تجدید و اصلاح کی ضرورت

پچھلے برسوں میں کونہ حدیث و آثار کے ذریعہ علم کی قدر و منزلت اور اس کے مقام و مرتبہ میں
اس کے ساتھ ساتھ کمال و تفصیل واضح ہو چکا ہے اور دور آفریں فتنوں کے ظہور و علم کے زوال اور
اس کی تلافی کے حلقے سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدھی پیروی کی محنت بھی بکھینی نہیں
ہو چکی ہے مگر حدیث نبوی کا یہ بھی ایک اظہار ہے کہ موجودہ فتنوں کے دور میں علم کی تجدید و اصلاح اور اس
کی ترویج و اشاعت کے سلسلے میں اس کو کافی روایت موجود ہیں اور اس سے مقدار آدمی کی مدد بھی کافی نسبت و حق
ہیں ان احادیث و آثار کے ذریعہ علم و دین کو بھرپور زندہ کرنے اور اس کی تجدید و ترقی کے لئے ایک نیا قالب اختیار
کرنا نہیں بڑی ضروری ہے علم بشری پر نگہ دوں اور اس کی ہر تہمتیں جمع ہو گئی ہیں انہیں صاف کرنا اور دلوں کے رنگ
کو دھو کر نیا ضروری ہے بلکہ جاری قوت و علم دین سے آج جو اختلاف برپا ہوا ہے وہ دور دور و اصل علم کی
قدر وانی اور اس کے احیاء کے جذبات پیدا نہیں۔ یہ عمل دین کی تجدید اور اس کی نشاۃ ثانیہ کے لئے بھی
بہت ضروری ہے۔

واقعیہ ہے کہ کتب اسلام کی نشاۃ ثانیہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ پر موقوف ہے اور اسلام کی
نشاۃ ثانیہ علم دین کی نشاۃ ثانیہ کے تابع ہے۔ لہذا کتب اسلام کی دوبارہ سرطندی علم کی تجدید و
احیاء کی مرہون بنت ہے اس اعتبار سے جو لوگ اور جو تحریکیں عالم کی تجدید اور اس کے احیاء کے سلسلے میں
جدد جہد کر رہی ہیں ان کی بھرپور امداد و ہمت افزائی ضروری ہے بلکہ وہ اور زیادہ جوش اور دلولے کے
ساتھ اس راہ میں کام کر سکیں اور ترقی و ترقی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچنے میں مثبت اسلام کی بھرپور
مدد کر سکیں۔ کیونکہ ان دونوں فتنوں سے کوئی ہے اس لحاظ سے پہلی قوت کے لئے ضروری ہے کہ

مجلس شورای ملی

[illegible]

شاعتِ عالم کی ترغیب

[illegible]

وَلَا يَنْفَعُ شَرُّهُ النَّفْسَ : نفس جو وہ ہے جو غیر جو کہ اس سے بڑھ کر نہ ہو
بَلْ تَنْفَعُ الْوَلَايَةَ : (اور) میری طرف سے (اور) توں کو علم کن باتیں) کہہ رہا ہے

إِنَّمَا أَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ مُبَشِّرٌ بِلِقَاءِ رَبِّهِ فَقَدِ ابْتِغَىٰ لِّقَاءِ رَبِّهِ الْفَرَادَىٰ
فَلَمَّا تَوَلَّىٰ زُلَاقًا فَجَدَّدَ ثُمَّ وَقَفَ عَلَىٰ رَجُلٍ يَخْرُجُ فِي الْفَجْرِ
فَإِنَّمَا أَخْبَرْتَنِي أَنَّهُ مُبَشِّرٌ بِلِقَاءِ رَبِّهِ فَقَدِ ابْتِغَىٰ لِّقَاءِ رَبِّهِ الْفَرَادَىٰ
فَلَمَّا تَوَلَّىٰ زُلَاقًا فَجَدَّدَ ثُمَّ وَقَفَ عَلَىٰ رَجُلٍ يَخْرُجُ فِي الْفَجْرِ

تذکره کتب عالم ۱۲۵۵/۲، شرح کتب عالم ۱۲۳۹، تذکره کتب عالم ۱۲۴۳/۲، قناد کتب عالم
مستند ۱۲۵۵/۲
تذکره کتب عالم ۱۲۵۵/۲، تذکره کتب عالم ۱۲۵۵/۲، تذکره کتب عالم ۱۲۵۵/۲، مستند ۱۲۵۵/۲
تذکره ۱۲۵۵/۲

پچھلے اہستہ بہاؤں کی بنا پر کہ قیامت کی شکل جو زمین سے آگے، غرض اُن کی طرف کو دل اور
جہت والی حالت میں ہے۔ اسی طرح کی قیامت اور اس کی قدر و انداز میں ہے۔ وہ علم ہی کی تلاش کی
جست و تلاش جو ہوا ہے کہ اور جب باطن میں ہوتا ہے تو پھر قیامت کی آمد میں کوئی تاخیر نہ ہوگی۔ اس لئے ہماری
کوشش ہو رہی ہے کہ قیامت ہوتی ہو یا نہیں، لیکن یہ کہ قیامت کب آئے گی اس بارے میں جو کچھ ہم جانتے ہیں
وہ ہماری دہشت کا حصہ ہے کہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم کو خود کو رستہ ہیں۔ لہذا قیامت کو سنبھالنے کے لئے آپ کے تکیہ
نہیں کرنا ہوا۔ اور پہلے آپ کے تکیہ ثابت کرنے کے لئے اشیاء کی طرف توجہ دینی ہے۔ جو علم ہی کا نام اور زندگی ہے
جو قیامت کو نامور قریب کر سکتا ہے۔

چنانچہ عقیدہ راشدہ حضرت عمرؓ میں پیدا کیا کہ جو کہیں میں سے کہیں کے کسی کو اشیائے ظلم کے ملنے میں بہایت دیکھتے ہوئے غریبوں کو ان کا کھانا کھانا رکھنا اور اسے چھیننے سے نفرت کرنا، عساکر کی فضا پر ہی کی و افصح

..... وَلْيَعْلَمُوا أَنَّمَا هِيَ رِجَالٌ يُحْيِيهِمُ اللَّهُ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَاللَّهُ عَلِيمٌ خَبِيرٌ
خاشی بھنوں میں سے: مہاجر کو کلمہ کی اہمیت کا پابانہ اور حقیقت دینے کے لئے انہیں (ظلمے بانکر) بیٹھا
چیتا، دیکھ لے، آدمی کو علم حاصل کرنے کے لئے یہ کہ علم ہی بنی ہوئے کا تو وہ فنا ہو جائے گا۔
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَ
يَهْلِكُوا النَّاسَ. تَعَلَّمُوا الْغَرِيبَ وَيَحْيِيهِ النَّاسُ. تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَيَهْلِكُوا النَّاسَ.
فَإِنَّهُ أَمْرٌ مَقْبُوضٌ، وَالْعِلْمُ سَبْقُوسٌ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ حَتَّى يَخْتَلِفَ أَشْيَاءٌ فِي فِرْقَانِ
أَبِي بَكْرٍ أَحَدًا يَقُولُ بَيْنَهُمَا:

[illegible]

جواب دے گا کہ اگرچہ اس میں کچھ کمی ہے مگر اس کی وجہ سے اس کی قدر بڑھ جاتی ہے۔
 اور جو کہ یہی حال ہے، وہ اس کی قدر بڑھ جاتی ہے۔

فمن خرج من بعدہ من اہل البیت فاما من اخرج من اہل البیت فاما من اخرج من اہل البیت فاما من اخرج من اہل البیت
 کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

کیا تم نہیں سمجھتے کہ اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

فمن جاء اجله وهو في قلب الجنان لم يخرج به الا سلاماً لم يفضلته السجدة
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

فوزون يوم القيمة انما هو من الله تعالى ودم القصد او
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

مراۃ ہے، جو نفسانی اشارت ہے ایک شخص پر ہے۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

بہر حال ایسا کلام کہ شہادت جاری ہے کہ اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔
 اور اس کے بعد اس کے کہ اس کو اس کی جگہ سے ہٹا دیا جائے گا۔

۱۶۶
 لایبن: مشعل کے صفات و افعال کی تعلیم، اس کی غرضی کے انداز و فکر، تعلیم، مطالعہ کی حقارت، علم کی
 قوم کو نہ تعلیم کی کار، فہم و شعور کا بیان، کیونکہ اس طرح اور اس کی خدمت و فہم و شعور
 کیونکہ تحقیقات کے لیے کہ وہ قوم مضامین اصولی بنیاد پر تیار ہو سکے اور وہ ان کی تیار ہو سکے
 ہو، لیکن یہ امر کی ضرورت نہیں کہ اس کی تعلیم کے لیے کہ وہ قوم مضامین اصولی بنیاد پر تیار ہو سکے
 چاروں کے بعد اس کی ضرورت ہے

قد اشغل كسب الله العزيز على كل شيء. ولا مشكلة هي أصل الآد في القرآن ما يدل عليها. وفيه مجانب الخسوف. والآيات والآثار في الآفاق الأمل تحت الشرايط. ويكون أخبارهم السالفة.

[illegible]

فَلْيُحَرِّصْ عَلَيْهِمْ الْكُتُبَ وَالْأَقْلَامَ وَالْأَنْفُسَ الَّتِي فِي الْأَرْجَاءِ وَالْأَنْفُسَ الَّتِي فِي الْأَرْجَاءِ وَالْأَنْفُسَ الَّتِي فِي الْأَرْجَاءِ

مجلس کے صدر اور دیگر اہل حق سے گزارش ہے کہ ان کے حقوق کو ملحوظ رکھ کر

شاه آغاخان و همسران، الزام سیرفی، ۱۳۳۲/۲
الم. انشا

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

فانی نے اپنے اہل بیت پر ان کی شورشِ کشتن کو اس طرح بیان کیا ہے کہ:

ایک سرخسہ پر پڑا ہے، وہی بہت عزت میں نظر آگیا جس صورت کے غم و توبہ پر بالکل حال صرف
کیا ہوا ہے۔

نئے مسائل میں قرآن سے رجوع ضروری

فرض کرنا چاہئے کہ ہم صوم و صیام کا باطن اور بیضہ ہونے کے لئے فکری و فطری تہذیب سے ایک نیا پادری
 بنائیں۔ اور اس کے تیار و نظریات کے لئے مرکز اور محرک بنیشت لکھنا ہے۔ اس میں انسان کے ساتھ روح و فطن
 کو برائی ہی کی صورت میں لکھا جائے گا۔ اسی بنا پر ہم نے مسائل کا حق نہ تو شریعت کی فرض سے سب سے پہلے قرآن مجید کے خلاف
 نہیں کیا۔ اگر ضروری ضرورت ہو جائے گی۔ اس کے بعد غلطی سے میں کا خبر آتا ہے جو قرآن ہی کی شرح و تفسیر ہے۔ چنانچہ
 خدا و ہادی ہے :

وَمَا تَرْكُهَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ : ہم نے اس کتاب میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی۔ (المومنین: ۳۴)
وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذْ نُنَزِّلُ الْقُرْآنَ : اور ہم نے سچے نبیوں کو نصیحتیں کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ : (سجۃ: ۱۰)
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ فِي هَذِهِ الْأَعْرَافِ مِنْ حَتَّىٰ مَسَّيْنِ : اور ہم نے سولوں کے لئے
سورۃ میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے۔ (الموم: ۵۸)

غرض کتاب اللہ میں اہل اسلام کے لئے ہر دور کے مسائل و مشکلات کا بھل و بھٹکتا ہے۔ مگر اس کے لئے

[illegible]

مجلس شورای اسلامی

تو کہ: "اے کائنات! یہ اللہ کا فضل ہے کہ میں نے تم کو پیدا کیا اور تم کو زندہ رکھا ہے۔" (سورہ ابراہیم: ۱۲)

قرآن کے عجائب کہ بھی ختم نہیں ہو سکتے۔

پہلے قلمی محکمہ کے افسر اور ان کے سرکاری کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ محکمہ ان کے لئے ہے۔

میں نے اس کتاب کو پڑھا اور اس میں لکھا ہے کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی مدد سے

تقریباً ۱۰۰ سال پہلے کے زمانے کے ہیں۔ جو سو سال کے دوران میں

کتابخانه عمومی و اسناد و کتابخانه ملی جمهوری اسلامی ایران

و اما در مورد این که آیا این کتاب را می توان به عنوان یک کتاب مرجع در نظر گرفت یا نه، باید گفت که این کتاب به دلیل جامعیت و عمق مطالب، می تواند به عنوان یک کتاب مرجع در نظر گرفته شود.

اس کے قلم و انداز پر ہر نوجوان کی نگاہیں جمیں گی۔ اس کی کتاب پڑھیں اور اس کی بات سمجھیں۔

مگر پھر بھی اس کے دشمنان و معارف کا اہتمام نہیں ہوا ہے۔ بلکہ دن بھر اس کے لئے اسرار و

برابر منظر عام پر آکر جائیں جو حدیث نبویؐ "لا تنقضوا حجائنا" (اس کے اسرار و حجاب بھی

جو کہیں گے) کا ایک حیرت انگیز نظارہ ہے۔ یہ حدیث (راصل حسب ذیل آیت کریمہ کی شیعہ مفسرین نے جو کہیں گے) کا ایک حیرت انگیز نظارہ ہے۔ یہ حدیث (راصل حسب ذیل آیت کریمہ کی شیعہ مفسرین نے

قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِزَادًا لِّلْكَلِمَاتِ لَبَلَغْتُ لَنِعْمَةِ رَبِّي أَنْ تَنْفَدَ ۚ كُلُّ شَيْءٍ

وَلَا حِثْلًا مِثْلَهُ مَنْ دَأَا بِكَ دَوْمَكَ مَرْبَعًا يَأْتِيهِ لَكِيفُكَ لِيْلِي سَمِيحًا رَاجِعًا سَامِعًا مَرَّحًا

[illegible]

وہابی بائبل کے چھپنے کا قصہ درم: جو جگہ کے لکھنے پر ہم اس کی حد سے لے ڈیٹا کی ایک اور

لے آئیں۔ (کہف: ۱۰۹)

قرآن کا حق یہ ہے کہ اسے سمجھا جائے

بہر حال اس کتاب کا بیڑا جتنا اور اس کی شہادت کرنا بھی اگرچہ باعث ثواب ہے، مگر اس کتاب

کے محنت و زحمت کے بغیر اس کے ہونے سے انکار کیا جائے گا۔

کے لئے یہ ہے کہ ہر جس اس سے دعا کی وجہ سے کوئی اور اس سے کسی اور پر ہرگز

لے اگرچہ وہ عالم نہ ہو۔ کسی شخص کی علمی استعداد خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو عموماً اسے قرآن مجید میں

۱۹. ابن ابرہم مقدمہ، ۱/۱۷۰، دارالفکر، بیروت.

مردم و دولت را در این باره آگاه سازد و به آنها توضیح دهد که این کار برای حفظ امنیت و رفاه آنها ضروری است.

اور پھر کہ طرف حق میں نہیں کیا ہے۔
 نماز اور ان کی شہادت اور شہادت کہ تم نے ان کو دیا ہے۔
 اور ان کو دیا ہے کہ ان کو دیا ہے کہ ان کو دیا ہے۔

فقد كنت في مكان ما في احدى العواصم
وقد كنت في مكان ما في احدى العواصم

کے بارے میں اس چیز چھوڑی ہے کہ انہیں اسے مفید دلی سے پڑے ہوئے دیکھ کر اور

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَمْنُونِ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَمْنُونِ
وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ الْمَمْنُونِ

بہاؤ الدین دہلوی نے اس کے بڑے بھائی کی خدمت میں

مجله کتاب (۱۳۸۰/۲۰)، مجیدرضا قاضی -
 مجله کتاب (۱۳۸۰/۲۰)، مجیدرضا قاضی -
 مجله کتاب (۱۳۸۰/۲۰)، مجیدرضا قاضی -

مولانا امجد علی، مکتب القدوس ۸۹۹/۲، بیس ایبائی الجبلی، ۲۰۰۳ء

[illegible][illegible]

عَبْدُ اللَّهِ مُتَّبِعٌ قَدْ تَلَسَّ مِنْ مَلَأَ بِرَأْسِهِ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يُقَاتِلَ أَوَّابَهُ، وَأَنْ
أَوَّابُ شِوَالِغَرَّانِ، حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ اب لڑنے والے ایک شخص ہیں جس سے ہر آدمی
سکامے ہائے بادل نہ ہو۔ اور اگر وہ (کے طرف سے) ملحد (مہترین) (ادب) تو ان سے بچنا
کَلَامُ عَبْدِ اللَّهِ يُقَالُ: رَأَيْتُ هَذَا الْفَرَسَ مِنْ مَلَأَ بِرَأْسِهِ شِوَالِغَرَّانِ، قَالَ فَقَالَ قَاتِلُوا أَوَّابَهُ،
حضرت عبد اللہؓ نے یہ سورت پڑھ کر تھکے تھکے فرمایا کہ اس کی دعوت ہے، جس میں یہاں ملحد ہو گیا وہ محض وہی ہو گیا ہے
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: رَأَيْتُ هَذَا الْفَرَسَ مِنْ مَلَأَ بِرَأْسِهِ شِوَالِغَرَّانِ، فَقَالَ قَاتِلُوا أَوَّابَهُ،
یَا مَعْزُومُ! قَالَ أَخْلَى شِوَالِغَرَّانِ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کھینچ لگ اشرار ہوتے ہیں، تو آپ سے
پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون لگ ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تو ان کے والے ہے

۷۸ سن داری کتاب فضائل عمر بن الخطاب (ع) / ۱

ك ايضاً ٢٢٢/٢

۲۳۳/۲ سے ایضاً

۳۱ و ۳۲ ایضا ۳۳/۲ نیز این باب در ۴۸، مستطاب ص ۵۵۶/۱

عَلَيْكُمْ قَدْ اسْتَوْجِبَ النَّارَ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تم کو آگ سے واجب کیا ہے۔ اُسے یا کہ کرنا
 تو جسے بدعتیں داخل کر کے اُس کے گمراہوں میں سے ایسے دوس آدمیوں کی شفاعت کرنا کہ اُسے
 قبول کرنا اُسے اور وہ سب ایسے لوگ ہیں جو گمراہی میں ہیں۔ اور جو اسے قبول کرنا اسے اور وہ سب ایسے لوگ ہیں جو گمراہی میں ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاسْتَعْفَفَهُ، فَحَلَّ حَلَّاهُ
وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَذْلَحَهُ اللَّهُ إِلَى الْجَنَّةِ وَسَقَعَهُ فِي عَقْرِهِ مِنْ أَهْلِ نَيْبِهِ، سَلَّمَ وَجَبَتْ
مُثَلَّثًا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے قرآن پڑھا اور اُسے حفظ کیا، پھر اُس کے حلال کو حلال کیا اور اُس کے حرام کو حرام کیا، مگر اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرنے کا ارادہ سے اُس کے گھر والوں میں سے دس آدمیوں کی شفاعت کا حق دے گا جن کے لئے دوزخ واجب ہو چکی ہو۔

[illegible]

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْلَمُوا الْقُرْآنَ؟ قِيَامُهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَاوِعًا لَا خَفَاءَ بِهِ، رَسُولُ اللَّهِ عَلِمَهُ فَمَا كَرِهَ قُرْآنَكَ عِلْمٌ مِثْلُ كِرَاهِهِ دِينَ إِبْنَةِ حَامِلٍ كَيْفَ كُنْتُ

شعاع کرنے والا اور کئے کا بیت

[illegible][illegible]

اے پیغمبر! کہ جس نے ایمان لایا اور اسے دوسرا کلمہ پڑھا۔
 عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَدَأَ قَوْمٌ خَيْرًا
 فَفَعَلُوا اَيْهًا مِنْ عَمَلٍ بِاللهِ خَيْرًا فَقَالَ مَنْ اَنْ تَصْرُقُوا مِائَةَ رَكْعَةٍ: فَخَرَّتْ اُمُّ رُوَيْلٍ
 رَايَتْهَا كَمَا رَأَتْهَا فَجَاءَتْهُ الْوَرْدُ: ثُمَّ دَخَلَ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهَا كَمَا كَانَتْ تَدْعُوهُ لِمَا
 رَأَتْ تَبَايَعُ لِمَا سَوَّكَتُ لَهَا (نقل) پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔
 مَنْ زَالَ عَنْهُ رَجُلٌ مِنْ رَجُلَةٍ لَمْ يَلْحَقْهُ اللهُ لَحْمَةً وَشَعْلَةً فِي عَقْرِ قَوْمٍ هَبْ تِلْكَ

۳۴ سنن ابن ماجہ ۱/۷۸

۲۸ جامع ترمذی ۱۴۱۵ھ

۲۱۔ ترمذی کتاب فضائل القرآن ۵/ ۱۸۰۔ ہیئت

نسخه مصحح ابن عباس ۱۲۰۹ هـ، مسند احمد ۲۳۹، مسند رک حکم ۱۲۰۹ هـ

۳۳ مجمع البیان ج ۱ / ۲۵۵ ، مؤسسة الرسالة بیروت .

Figure 1

۳۵۰ ایضاً

۴۹/۱ صنن این باب ۱/۴۹

بہتر شخص وہ ہے جو ان کے لئے ہے۔
 قرآن مجید کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 ہے جس سے انسان کو اللہ کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 ہے اور کتاب اللہ کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 سے قرآن کا آگاہ کرنا اور اپنے اعلیٰ سے اس کی تشریح و تفسیر کرنا۔ اس اشارے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ السلام کو قرآن کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ
 اَلْكِتَابُ وَالْحِكْمَةُ : وہی ہے جس نے انعام و نعمان سے رسول انہیں یہ بھیجا اور انہیں شکر کی بات
 سنا ہے، ان کا تذکرہ کرنا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دینا ہے۔ (حدیث: ۲۰)

اور حدیث میں مذکور ہے :
 كَانَتْ رُسُلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّقُونَ الْقُرْآنَ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

قرآن کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 کی تشریح و تفسیر دیا کرتے تھے۔ اس اشارے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 قرآن کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید

جس کی اس کا نام "حدیث" ہے، جس کو کہتے ہیں "حدیث"۔ اس اشارے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 قرآن مجید کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 قرآن مجید کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 قرآن مجید کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 قرآن مجید کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید
 قرآن مجید کی تعلیم اور تشریح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن مجید

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ :
 تمہارے لئے اللہ کے رسول کی زندگی میں یقیناً ایک ایسا نمونہ موجود ہے، جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا

قرآن مسلمانوں کے عروج و زوال کا باعث
 غرض مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی زندگی میں قرآن مجید کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ بلکہ
 مسلمانوں کے تعلیمی نظام میں کتاب اللہ کی تعلیم اور تشریح کا یہی بنیادی اصول ہے۔ کیونکہ اہل اسلام کی دینی و دنیاوی تمام سعادتوں
 کا دار و مدار اس کتاب پر ہے۔ لہذا ہمارا کوئی بھی نظام تعلیم جس میں قرآن مجید کی تعلیم شامل
 نہ ہو وہ ایک جسد بلا نور کی مانند ہے۔ مسلمانوں کی کوئی قوم ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتی جس نے اپنے نظام تعلیم
 سے قرآن مجید کو خارج کر دیا ہو۔ یہ کتاب حکمت و احسان کے عروج و زوال کا باعث ہے۔ جو قوم اسے سزا
 لگائے گی وہ باجم غریب پر پہنچ کر رہے گی۔ اور جو اسے سزا چڑھائے گی وہ دنیا و آخرت میں دوچار ہوگی۔

عن عقبہ بن عامر قال : خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن في
الغمامة فقال انظروا لي بعد ولولم ادم ان اظن ان انا النبي فباني
بنا فخطيب كونا ومن في غيرنا ولا قطع رحيم ، فلفنا يا رسول الله فقلت ذبقت
يفعلوا فقلت اني انشد فقلت اذ ففرا انيتي من كتاب الله فزول خيرة من
نا ففنتي . ولفنا ففنتي من لفنتي . ونا ففنتي خيرة من انيتي . ففنتي ففنتي من
الانجيل .

مفسرین عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بہر گئے جب کہ تم میری نبی کی
انداز کیجئے تیرے) میں تھے کہ اپنے نزدیک تم میرے کوئی شخص ہے چاہے تم کہ وہ ہر طرح کے گناہوں میں
(دھتے سے قریب و دھتات) سے بڑے کو ان دو آؤں میں دیکھ کر کسی گناہ یا قطع کر کے (بہر گئے
پکار کر کہتے) ہم نے کہا یا رسول اللہ (اب) بات پسند کرتے ہیں۔ تو کہنے فرمایا کہ ہر ایک کو جس کی
کو تم میں سے جس طرح اللہ کو سمجھا دے اور کتاب اللہ کی دو آؤں کا علم حاصل کرے یا انہیں پڑھ لے۔ یہ
اس کے لئے دو آؤں میں سے زیادہ بہتر ہے۔ جن کا علم تین آؤں میں سے بہتر ہے اور چار کا علم اس کی
آؤں کا علم حاصل کرے گا لے ہی آؤں میں سے زیادہ بہتر ہے۔

موجودہ دور میں حق میں کوئی علم کا دور ہے۔ علم کے بیٹوں سے افسانہ جادو ہے۔ مگر کوئی کتاب
و شاعت غیب پوری ہے۔ اس اعتبار سے موجودہ دور میں انصار اسلام ہونے کے بجائے ان کی ہر ہر جادو
اور یہ بات عام پر ایک بہت کم کتب میں ہے۔ کیونکہ ایک شخص کو اس حد تک پیش رفتی نہیں دیتی کہ وہ حق کے
بائے میں کچھ نہیں جانتا یا اس سے معذور ہے۔ کیونکہ علم کا اب حق بہت کم ہو چکا ہے کہ کوئی شخص کو
رقم صرف کر کے کسی بھی بار غرض سے مطلق معلومات حاصل کر سکا ہے۔ اور جب ذیل روایت میں غالباً اس کا ترجمہ
کے بائیں پر پیش رفتی گئی ہے جو خدا کی طرف سے لوگوں پر ایک بہت ہے۔

عن ابن الزاهرية يروي عن الحديث : ان الله قال انك العلم في آخر الزمان حق
يعلم الرجل والمرأة ، والعبد والحُر ، والصغير والكبير ، فإذا فعلت ذنبا
لقد علم بحق عليه :

ابو زاہری حدیث کر فرمایا بیان کرتے ہیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) کہ اگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے
میں نے آؤں کے ہر علم کو پہنچا دیا گا۔ یہاں تک کہ مرد و عورت اور بچہ بزرگ (بچہ بزرگ) جان سیر۔ پھر
جب میں ابراہیم کو فرمائیں اپنے حق کی وجہ سے پکاروں گا۔

لہذا اس خدا کی چلنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان تحصیل علم سے غافل نہ ہوں۔ یہ دنیا صرف
چند روز ہے۔ اس کے بعد زندگی آنے والی ہے وہ دوائی اور شفا کی زندگی ہوگی۔ جس کے لئے ہم موجودہ
دنوں زندگی میں تیار کی گئی ہے۔ خداوند نیکو کیلئے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو علم دین حاصل کرنے کی توفیق عطا
فرمائے اور خاص کر قرآن کی تعلیم سے ہمیں مالا مال فرمائے تاکہ ہم سعادت و ارباب سے ہم کنار ہوں۔ و آخر دعوانا
ان الحمد لله رب العالمین۔

الحمد لله رب العالمين

۱۹۸۹/۶/۱۹

17/9/2000 IN-ISTAMAH-OF-ISLAMABAD
SUN. 10:30 P.M

AN EXELLANT EFFORT TO
PROMOT AND PREACH ISLAMIC
KNOWLEDGE!
From a great Author!

فہرست مراجع

- ۱ - فتوح محمد
- ۲ - تہذیبی (جامع النظم القرآن) ابو عبد اللہ محمد انصاری قرطبی
- ۳ - التلخیص فی علم القرآن، علامہ علی شریعتی، مطبوعہ مطبعہ دار الفکر، دار الفکر بیروت ۱۳۶۸ھ
- ۴ - التلخیص فی علم القرآن، علامہ علی شریعتی، دار الفکر بیروت
- ۵ - مجمع تہذیبی، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، دمشق ۱۲۵۹ھ، مطبوعہ دار الفکر، دمشق ۱۳۶۹ھ
- ۶ - مجمع تہذیبی، امام ابن کثیر، دمشق ۱۲۷۱ھ، مطبوعہ دار الفکر، دمشق ۱۳۶۹ھ (مصری عرب)
- ۷ - معجم الامام مالک، امام مالک بن انس، ۱۸۶۹ھ، مطبوعہ مطبعہ دار الفکر، دمشق
- ۸ - شتیہ ابو داؤد، امام ابو داؤد سلیمان بن شیبہ، دمشق ۲۴۵ھ، مطبوعہ مطبعہ دار الفکر
- ۹ - جامع تہذیبی، امام ابن کثیر، دمشق ۱۲۷۱ھ، مطبوعہ دار الفکر، دمشق
- ۱۰ - منیہ ابیہ، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، دمشق ۲۴۵ھ، دار الفکر، دمشق
- ۱۱ - منیہ سنائی، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۲۰۲۰ھ، دار الفکر، دمشق
- ۱۲ - منیہ داری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۲۵۵ھ، دار الفکر، دمشق
- ۱۳ - مجمع ابن کثیر، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۳۵۳ھ، مؤسسہ دار الفکر، دمشق
- ۱۴ - التلخیص فی علم القرآن، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۳۵۵ھ، دار الفکر، دمشق
- ۱۵ - منیہ احمد، امام احمد بن حنبل، ۲۴۱ھ، دار الفکر، دمشق
- ۱۶ - التلخیص الکبریٰ، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۳۵۵ھ، مطبوعہ مطبعہ دار الفکر، دمشق
- ۱۷ - کتب الرجال، علامہ ابن کثیر، دمشق ۹۵۵ھ، مطبوعہ دار الفکر، دمشق

وکتبہ مرکز کتب الرجال کے حوالے سے ذکر کیا۔

- ۱۸ - التلخیص الکبیر (والصغیر والاوسط)، حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد قرطبی، ۳۶۰ھ
- ۱۹ - منیہ فروس، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۵۵۸ھ
- ۲۰ - منیہ ابریق، حافظ ابن کثیر، دمشق ۲۰۱ھ
- ۲۱ - جامع بیان العلم وفضلہ، حافظ ابن کثیر، دمشق ۳۶۳ھ
- ۲۲ - تاریخ بغداد، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۳۳۳ھ
- ۲۳ - طبیب الاولیاء، ابو یوسف محمد بن عبد اللہ اسفہانی، ۳۳۰ھ
- ۲۴ - آداب المفرد، امام تہذیبی، ۲۵۶ھ
- ۲۵ - المعانی، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، دمشق ۵۹۹ھ
- ۲۶ - (الحدیث الثقیفہ؟) حافظ عبد اللہ ابن عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، دمشق ۶۴۳ھ
- ۲۷ - (الطب الثقیف؟) حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۳۶۳ھ
- ۲۸ - (تاریخ دمشق؟) حافظ ابن کثیر، دمشق ۵۵۱ھ
- ۲۹ - کتاب الفضل، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۳۲۳ھ
- ۳۰ - فضل العلم، مرغی
- ۳۱ - الکمال فی معرفۃ الفضل، المتروکین من الرواۃ، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۳۹۵ھ
- ۳۲ - منیہ یزید، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۲۹۲ھ
- ۳۳ - منیہ ابن کثیر، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۲۹۸ھ
- ۳۴ - الابن منقول فیما لا یشر، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۳۴۴ھ
- ۳۵ - منیہ ابن کثیر، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۲۳۵ھ
- ۳۶ - (.....؟) ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۳۱۰ھ
- ۳۷ - منیہ سعید بن مسعود، حافظ سعید بن مسعود خراسانی، ۲۲۴ھ
- ۳۸ - کتاب الام، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۲۰۳ھ
- ۳۹ - مجمع الزوائد، حافظ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل تہذیبی، ۸۰۰ھ

